اخلاقی و نفسیاتی

مشکلات کا حل

مصنف

سید مجتبیٰ موسوی لاری

مترجم

مولانا شیخ روشن علی نجفی

www.ketab.ir

بسم الله الرحمن الرحیم

موسوی لاری، مجتبی، ۱۳۱۴ —
اخلاقی و نفسیاتی مشکلات کاحل / مصنف مجتبی موسوی لاری؛ مترجم روشن علی نجفی.- قم: مرکز نشر معارف اسلامی در جہان، ۲۰۰۲.
۲۱۰ ص.
ISBN : 978-964-5817-10-5
عنوان اصلی: بررسی مشکلات اخلاقی و روانی
کتابنامه بصورت زیر نویس
۱. اخلاق اسلامی. ۲. احادیث اخلاقی. الف. نجفی، روشن علی، مترجم. ب. عنوان.
BP۲۴۷/۸/م۸ب۴۰۴۲ — ۲۹۷/۶۱

اخلاقی و نفسیاتی مشکلات کاحل

مصنف : سید مجتبی موسوی لاری
مترجم : مولانا شیخ روشن علی نجفی
پانچوین طبع : ۲۰۰۷ — ۱۴۲۸
مطبع : الهادی — قم
تعداد : ۲۰۰۰ نسخه
ISBN : 978-964-5817-10-5

مرکز نشر الثقافة الإسلامية في العالم

Sayyed Mojtaba Musavi Lari
Foundation of Islamic C.P.W.
21 Entezam St., Qom, I.R. Iran
Tel: [0251] 6605408 - 6609550
Fax: [0251] 6602335
Website: www.musavilari.org

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	**بد خلقی**	۱
	(۱) دوستی اور محبت کی قیمت	۲
	(۲) بد خلقی سے ذہنی انتشار پیدا ہوتا ہے	۵
	(۳) رسولؐ اکرم دستور بتاتے ہیں	۹
۲	**حسنِ ظن**	۱۴
	(۱) اطمینان و سکون قلب	۱۵
	(۲) حسن ظن کے نتائج و ثمرات	۱۸
	(۳) اسلام حسن ظن کی تاکید کرتا ہے	۲۱
۳	**بدگمانی**	۲۷
	(۱) زندگی کے روشن و تاریک پہلو	۲۸
	(۲) بدگمانی کے نقصانات	۳۱
	(۳) بدگمانی سے اسلام کا مقابلہ	۳۴
۴	**جھوٹ**	۴۰
	(۱) اخلاق کی قدر و قیمت	۴۱
	(۲) جھوٹ کے نقصانات	۴۴
	(۳) دین کی نظر میں جھوٹ	۴۷
۵	**نفاق**	۵۲

www.ketab.ir

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	(۱) اپنی شخصیت کی تکمیل	۵۲
	(۲) نفاق یا خبیث ترین اخلاقی صفت	۵۵
	(۳) خانۂ نفاق کو آگ لگا دو	۵۸
۶	غیبت	۶۴
	(۱) گناہوں سے آلودہ معاشرہ	۶۵
	(۲) غیبت کے نقصانات	۶۷
	(۳) اس روحانی بیماری کے اسباب اور اس کا علاج	۶۸
	(۴) دین کی فاسد اخلاق سے جنگ	۷۱
۷	تجسس و عیب جوئی	۷۵
	(۱) اپنے سے بے خبری	۷۶
	(۲) عیب جو گروہ	۷۹
	(۳) مذہبی تعلیم کی تحقیق	۸۲
	(۴) خود شناسی کے اصول	۸۵
۸	حسد	۸۷
	(۱) غلط رجحان	۸۸
	(۲) حاسد ناکامی کی آگ میں جلتا ہے	۹۰
	(۳) حسد کے بارے میں دین کا تبصرہ	۹۲
۹	تکبر	۹۸
	(۱) انفی زندگی میں فروغ محبت	۹۹
	(۲) تکبر باعث نفرت ہے	۱۰۲
	(۳) بزرگانِ دین درس تواضع دیتے ہیں	۱۰۵
۱۰	ظلم و ستم	۱۱۱
	(۱) معاشرہ میں عدالت کی ضرورت	۱۱۲
	(۲) ظلم کے بھڑکتے شعلے	۱۱۴
	(۳) دین کا ظلم سے مقابلہ	۱۱۶
۱۱	دشمنی و عداوت	۱۲۱
	(۱) برائیوں سے چشم پوشی کیوں کریں	۱۲۲

www.ketab.ir

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	(۲) دشمنی کے نقصانات	۱۲۵
	(۳) امام زین العابدینؑ کا دشمنوں سے برتاؤ	۱۲۸
۱۲	غصہ	۱۲۴
	(۱) غصہ روک لینے کے فوائد	۱۲۵
	(۲) غصہ کے نقصانات	۱۲۷
	(۳) رہبروں کی ہدایات	۱۴۰
۱۳	پیمان شکنی	۱۴۵
	(۱) مختلف ذمہ داریاں	۱۴۶
	(۲) عہد و پیمان کی اہمیت اور عہد شکنی کے نقصانات	۱۴۸
	(۳) اسلام کی طرف سے پیمان شکنی کی مخالفت	۱۵۲
۱۴	خیانت	۱۵۶
	(۱) عالم فرائض و باہمی اعتماد	۱۵۷
	(۲) خیانت اور اس کے خطرات	۱۵۹
	(۳) اسلام کی نظر میں خیانت	۱۶۱
۱۵	بخل	۱۶۶
	(۱) تعاون و ہمکاری	۱۶۷
	(۲) بخل جذبات کو ٹھیس دیتا ہے	۱۶۸
	(۳) ائمہ معصومینؑ کے اقوال	۱۷۲
۱۶	حرص (لالچ)	۱۷۷
	(۱) ضروریات زندگی کی تحقیق	۱۷۸
	(۲) عالم کون و مکاں کی نعمتیں بھی حریص کو سیر نہیں کر سکتیں	۱۸۰
	(۳) اسلام تعادل کا قائل ہے	۱۸۵
۱۷	مجادلہ	۱۸۹
	(۱) انتہائی خود پسندی	۱۹۰
	(۲) جدل سے کیا فائدہ؟	۱۹۱
	(۳) رہبران دین کے ارشادات	۱۹۴

www.ketab.ir

گفتِ مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُذَمِّمِ النِّفَاقِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الَّذِيْ بُعِثَ لِيُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَالسَّلَامُ عَلٰى آلِهِ الَّذِيْنَ حَارَبُوا الْاِفْتِرَاقَ وَالشِّقَاقَ ـــ

اَمَّا بَعْدُ :-

دنیا کا کون ایسا محقق ہے جو حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے سید مجتبیٰ موسوی لاری دام ظلہ کی تحریروں سے متاثر نہ ہو یا کم از کم ان کا چرچا نہ سنا ہو۔ موصوف کی جتنی بھی تالیفات و تصنیفات ہیں متعدد مرتبہ طبع ہو کر بازار دل میں آتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کا ایک نسخہ بھی تلاشِ بسیار کے بعد نہیں ملتا۔

لیکن ابھی تک عام نظریہ تھا کہ آقائے لاری صرف مذہبی مسائل پر لکھتے ہیں۔ دیگر موضوعات پر یا لکھ نہیں سکتے یا پھر لکھنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس کتاب اخلاقی و نفسیاتی مشکلات کا حل نے اس خیال کو باطل کر دیا۔

علم اخلاق پر یوں تو بہت سی کتابیں تحریر کی گئیں ہیں مثلاً علامہ نصیر الدین طوسی کی کتاب "اخلاق ناصری" علامہ ابن مسکویہ کی کتاب "الطہارۃ" وغیرہ وغیرہ۔

لیکن ان کتابوں کا مقصد اخلاقیات کی قسموں کو بیان کرنا عدالت، عفت، شجاعت کیا ہیں. ان میں افراط و تفریط سے جو صفات پیدا ہوتے ہیں. بیان کرنا تھا لیکن علامہ لاری کی یہ کتاب ان چیزوں کا حل بتاتی ہے اور اس میں رسول خدا ائمہ معصومینؑ اور مغربی مفکرین کے اقوال کو پیش کر کے ان اخلاقی برائیوں سے بچنے کا مل نقد بھی بتایا گیا ہے۔

کتاب کو مختلف چھوٹے چھوٹے عناوین پر تقسیم کر کے مزید دلچسپ بنا دیا ہے. اس موضوع پر کیا دیگر موضوعات پر بھی قدیم علماء کی جو تالیفات ہیں پڑھتے پڑھتے آدمی تھک جاتا ہے. شاخ میں شاخ نکلتی جاتی ہے بات ختم ہی نہیں ہو پاتی. لیکن یہ کتاب ایسی ہے کہ ایک موضوع کو پڑھ لیجئے بات ختم ہو گئی۔

اسی طرح اس کتاب نے یہ بھی بتا دیا کہ لاری صاحب دیگر خشک موضوعات کو بھی اپنے زور بیان سے اتنا دلچسپ بنا دیتے ہیں کہ تلخ بات کو بھی آدمی بغیر کسی ناگواری کے ہضم کر جاتا ہے۔

کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے پڑھئے اور فیصلہ کیجئے!

روشن علی مقیم قم (ایران)

تقدیم

میں اپنی اس ناچیز زحمت کا ثواب اپنی والدہ مرحومہ
کو ہدیہ کرتا ہوں جو ایک ہفتہ قبل اس دار فانی سے
دار باقی کی طرف رخت سفر باندھ گئیں

روشن علی

پیشگفتار

اس دنیا میں ہر شخص سعادت اور اپنی آسائش کا خواہش مند ہے اور اپنے حصولِ مقصد کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ اور اس میدان میں جو بلاشبہ میدانِ جنگ نہیں ہے اپنی جستجو میں لگا ہی رہتا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ اس امید میں وہ اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے کسی طرح ہمائے سعادت کسی دن اس پر اپنا سایہ ڈال دے اور وہ اپنی اس مختصر سی زندگی کو راحت و آرام سے گزار دے!

لیکن بہت سے افراد جو ایک پسندیدہ زندگی کے تمام امکانات رکھتے ہیں وہ بھی اضطراب و پریشانی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور واقعی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ اور رنج و غم کی آندھیوں کے درمیان اپنی شکستہ روح کے ساتھ افسردہ و مضمحل آغوشِ موت میں سو جاتے ہیں۔

اور اس ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگ حقیقت پر اوہام کو مقدم کرتے ہیں اور زندگی کی تاریک راہوں میں عقل و خرد کے روشن چراغ سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ لوگوں کے آسمانِ فکر و خیال پر خوش رنگ برنگ پردے ہوتے ہیں اور جو تجلیاں ہوتی ہیں ان کے تلاطم خیز طوفان میں گھر کر پست و نامحدود افکار کے شکار ہو جاتے ہیں۔

انسان جو بازارِ ہستی کا سب سے قیمتی سامان ہے" ایک ایسا موجود ہے جو دو متمایز "میکانیکی" اور "نفسیاتی" چیزوں سے مرکب ہے اور مادی و حیوانی اوصاف مشترک کے

ساتھ بہت زیادہ معنوی احتیاج بھی رکھتا ہے۔ اس کی ان خواہشات کی تکمیل اس کے انتہائے کمال پر موقوف ہے۔ اور انسانی وجود میں ان دونوں اجزائے ترکیبی میں جو قوی تر ہوگا اس کے مقابلہ والا یقیناً کمزور و ضعیف ہوگا۔

آج کل کی دنیا کی علمی و صنعتی ترقی نے حیات بشر کو بدل کے رکھ دیا ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں جو صنعتی تکامل اور تحول عجیب پیدا ہو گیا ہے اس نے تاریکیوں کو روشن اور مشکلات کو آسان بنا کر عرصۂ گیتی کو دریاؤں کی گہرائی سے لیکر اوجِ فضا تک کو میدانِ جولان بنا دیا ہے۔ لیکن اس علمی ترقی اور تمام قوتوں اور افکار کے مسائل مادی پر مرکوز ہو جانے نے ایمان و تقویٰ کی بنیادوں کو کمزور کر دیا ہے اور وحشتناک مفاسد کا ایک سلسلہ معاشرے کے ہر پہلو میں پیدا کر دیا ہے اور جنایات و جرائم "بے بند و باری" کے بازار کو گرم کر دیا ہے۔ معاشرے کی اصلاح و سعادت کے اسباب نے فساد و بدبختی کے مقابلہ میں اپنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اور روحانیت کے بچے کچھے اجزا بھی نفسانی خواہشات کے شعلوں میں جل کر خاک ہو گئے ہیں۔

ایسی دنیا میں (فضل) کو "فضیلت" پر غلبہ حاصل ہو گیا ہے انسان اپنی علمی ترقی کے ہتھیاروں سے آراستہ ہو چکا ہے۔ لیکن فرشتۂ فضیلت جو روح کا نگہبان ہے وہ ہوا و ہوس کے اہرمن سے پامال ہو چکا ہے اور انسانی عواطف مرگ فضیلت کے باعث عالم احتضار میں ہیں۔

جھوٹ، حرص، نفاق، ستمگری، جاہ طلبی اور تمام ان اخلاقی رذائل — جن میں سے ہر ایک سعادت و تکامل کے راستہ کا روڑا ہے — نے سعادت و خوش بختی کے سامنے مضبوط بند باندھ دیئے ہیں۔ اور لوگوں کے پیروں میں زنجیر ڈال دی ہے۔ اور پورے معاشرے کا ستیاناس مار دیا ہے۔ اتحاد کے رشتوں کی شکستگی فردی و اجتماعی ناراحتی

ہے۔ مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدبختی نے معنویت کو ختم کر دیا ہے اور حسن فضیلت کو نابود کر دیا ہے۔ یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ اگر آج کے انسان سے اس کے مادّی فوائد سلب کر لئے جائیں تو اس عظیم کائنات میں اس کے لئے کوئی تکیہ گاہ نہیں ہے اور یاس و ناامیدی کے تھوڑے سے فشار کے بعد ہی وہ اپنی روحانی طاقت کو کھو بیٹھتا ہے۔ علمائے علم اخلاق و روانشناسوں نے لکھا ہے: انسان کی انسانیت اسی وقت متحقق ہو سکتی ہے اور بشر اسی وقت بلند ترین مقام ہستی پر فائز ہو سکتا ہے جب روحانی معنویت اور ملکات فاضلہ اس میں ظاہر ہو جائیں اور صفات و عواطف کے درمیان ایک مخصوص قسم کا اعتدال پیدا ہو جائے۔ کیونکہ یہی معنوی سرمایہ اور اخلاقی فضائل ہیں جو بے اعتدالیوں سے روکتے ہیں اور آدمی کو نقطۂ کمال تک پہونچاتے ہیں۔

• • •

انسانی معاشرے میں جن شخصیتوں نے ظہور کیا ہے اور تاریخ بشریت میں ان کا نام سنہرے حرفوں سے لکھا ہے ان لوگوں نے یہ ترقیاں اپنے معنوی امتیازات اور پاکیزہ اخلاقی ملکات کے بدولت ہی کیا ہے۔ جس معاشرے میں اخلاقیات کا فقدان ہو اور انسانی تعلیم اس معاشرے پر حاکم نہ ہو تو وہ معاشرہ شائستہ حیات و زندگی نہیں ہوا کرتا۔ بزرگ ترین تمدنوں اور بڑی بڑی قوموں کے انقراض کی علت صرف اقتصادی وضع کی خرابی ہی نہیں تھی بلکہ ان کے سرمایہ معنوی و اخلاقی کا فقدان بھی تھا۔ اس لئے کہ فضیلت و معنویت کے ستونوں میں تزلزل اور معاشرے کے ویران و برباد ہو جانے کی سب سے بڑی علت اسی سرمایۂ اخلاقی و معنوی کا فقدان ہے۔

انسانی قوانین اور بشری نظام آدمیوں کی روح کی گہرائیوں میں نہ تو اثر انداز ہو سکتا ہے اور نہ معاشروں اور ملتوں اور مختلف نسلوں کے درمیان معنوی رابطہ برقرار رکھ سکتا ہے۔

انسان کے بنائے ہوئے قوانین علم و دانش کی محدودیت اور موجودات پر عدم احاطہ اور مختلف عوامل کے تحت تاثیر ہونے کی وجہ سے انسان کی ہمہ پہلو سے سعادت کی ذمہ داری کی صلاحیت نہیں رکھتے اسی لئے وقتی جذبہ اور معاشروں کی تغیر کی وجہ سے بدل جاتے ہیں؟

اصولی طور سے ان تمام مفاسد و بدبختیوں کی پیدائش کے ذمہ دار انہیں بشری قوانین کا نقص اور موجودہ پروگرام ہی ہے

لیکن مقدس انبیاء کا مکتب چونکہ الہام و اشراق وحی اور پروردگار عالم کے غیر محدود علم پر متکی ہوتا ہے اس لئے اس میں نہ تغیرات کا طوفان ہوتا ہے۔ اور نہ اس میں انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ وہ مکتب حقائق ہستی اور موجودات عالم پر مطلع ہوتا ہے اسلئے انسان کے لئے مکمل پروگرام پیش کرتا ہے اسی لئے ان مکاتیب نے تہذیب نفس، اصلاح نفس اور روحانیت کی بلندی کا پروگرام پیش کیا ہے۔ معاشرے کے اندر دینی تعلیمات اور اس درخشاں نتائج اور وسیع و قطعی اثرات کا انکار نہیں کیا جا سکتا جب تک خود لوگوں کے باطن میں عدالت کا محکمہ قائم نہ ہو جائے اصلاح کے لئے جو بھی اقدامات کئے جائیں گے وہ ناکام ہونگے۔ ایک مکمل تمدن اور مکمل امن و سعادت کا ماحول اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک افراد معاشرہ اخلاقی و معنوی سرمایہ سے آراستہ نہ ہو جائیں۔

اسلام کی بنیاد تاریخ کی جس بزرگ ترین شخصیت کے ہاتھوں رکھی گئی ہے۔ اور ایمان و تقوی کو جس کا ستون بنایا گیا ہے وہ اسلام علاوہ اس بات کے جہاں آخرت کی سعادت کا ذمہ دار ہے وہ اس دنیا کی آسائش حیات کا بھی ذمہ دار ہے۔ اسلام کا مقصد ہی انسان کی بلندی اور پاکیزہ عقائد و ملکات فاضلہ کی ترویج ہے۔ اسلام خواہشات کیلئے فضائل کی قربانی کا ہرگز قائل نہیں ہے اور ان لوگوں کا شدید مخالف ہے جو انسانیت اور شرف انسان کو داغدار بناتے ہیں۔ اور اعتماد عمومی و حسن تفاہم کو متزلزل بنا دیتے ہیں۔

جس معاشرے کے افراد کے روابط کو اسلام معین کرتا ہے اور جس معاشرے میں خلوص و صفا سایہ فگن ہوتا ہے اور ہر ایک کی حیثیت و شرافت کا ہر جگہ لحاظ رکھا جاتا ہے وہ معاشرہ بہت ہی عمدہ ہوتا ہے اس میں قانون کے اعتبار سے ہر شخص برابر ہوتا ہے اسی میں وحدت معنوی ہوتی ہے اور اسی میں ایسا نظام ہوتا ہے۔ جو پورے معاشرے کی سعادت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

• • •

جو کتاب آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے اس میں اخلاقی موضوعات کا ایک سلسلہ تحریر کیا گیا ہے اور اس میں اسلامی قیمتی تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے

اگرچہ ہمارے بزرگوں کی جتنی اخلاقی کتابیں اور حکمت عملی کے آثار موجود ہیں وہ خود ہی قیمتی خزانے سے کم نہیں ہیں اور ان کے نثر کے خزانوں میں گراں بہا جواہر موجود ہیں لیکن چونکہ امتداد زمانہ کی وجہ سے ان کا اسلوب اور ان کی شادابی ختم ہو چکی ہے۔ اور وہ زیادہ تر نظری قواعد پر مبنی ہیں۔ لہذا اس زمانہ میں ان سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔

حقیر نے کوشش کی ہے کہ اخلاقی موضوعات کو آج کی زبان میں لکھا جائے اور ناپسندیدہ و نامانوس اصطلاحات سے گریز کیا جائے اور اخلاقی مسائل کے ساتھ کچھ روحانی و تربیتی مسائل کا حل ذکر کر دیا جائے۔ اور مغربی مفکرین کے نظریات کے ساتھ ساتھ مذہبی روایات اور ائمہ معصومینؑ کے ان ارشادات کو بھی شامل کر دیا جائے۔ جن کو تیرہ سو سال پہلے ان حضرات نے بیان کیا تھا۔

یہاں پر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب کا کچھ حصہ تھوڑا تھوڑا کر کے دینی و علمی مجلہ "مکتب اسلام" میں نشر کیا جا چکا ہے۔ حقیر اس کتاب کے بارے میں کوئی تشریح نہیں کرنا چاہتا۔

www.ketab.ir

البتہ محترم قارئین حضرات اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ یہ اخلاقی کتاب ایک نئے اسلوب سے لکھی گئی ہے اور اس کی روش دیگر کتابوں سے جدا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم سب حضرات بزرگان اسلام کی نصیحتوں اور قیمتی ارشادات اور اسی طرح دانشمندان اخلاق کے اقوال پر عمل کر کے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اور اپنے نفسیات و اخلاقیات کی مشکلات کو حل کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح واقعی سعادت و خوش بختی کو حاصل کر سکتے ہیں۔

سید مجتبیٰ موسوی لاری

www.ketab.ir